پمفلٹ نمبر ۲

پطرس رسول کی فضیلت اور اختیارات

رومن کیتھولک دعوے کرتے ہیں۔ کہ روم کے بشپ صاحبان اِس دُنیا میں یسوع مسیح کے قائم مقام اور پطرس رسول کے جانشین ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ پوپ صاحبان غلطی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب سنت بابا ساری کلیسیا کو ایمان یا اخلاق کی باتیں سکھلاتا ہے۔ تب وہ مسیح کے خاص وعدے کے موافق غلطی نہیں کر سکتا۔ اس لئے کیتھولک کلیسیا کے ممبر ہونے کے لئے چاہیے۔ کہ وہ یسوع مسیح کے جانشین پوپ کو مانیں اور سنت بابا کی تعلیم کا سننا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا پطرس اور یسوع مسیح کی تعلیم کا۔ وہ یقین کے ساتھ دعوے کرتے ہیں۔ کہ مقدس پطرس نے اپنی گدی روم شہر میں رکھی۔ اس واسطے جو کوئی روم کا بشپ ہو۔ وہ مقدس پطرس کے تمام اختیارات کا وارث بھی ہے۔ اس اختیار کے سبب جو پوپوں کے قول کے مطابق اُنہیں مقدس سے ملا۔ وہ یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم اُن جملہ باتوں کے ثالث ہیں جن پر رومن کیتھولکوں کو نجات پانے کے لئے ایمان رکھنا چاہیے۔ ہمارے فتوے جملہ تعلیم اور اصولوں پر آخری حرف ہیں۔ اور کہ ہم کلیسیا کے سردار ہیں۔ روئے زمین کے تمام مسیحیوں کو ہماری فرمانبرداری لازمی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ہمارے خداوند نے مقدس پطرس کو خاص اختیار دیا اور دوسرے رسولوں کا سردار مقرر کر کے اُسے

کلیسیا کا سردار بنایا ۔ رومن کیتھولک اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ہاں یقیناً اُسے اختیار دیا اور دیگر رسولوں کا سردار مقرر کیا ۔ آؤ دیکھیں کہ اُن کا یہ جواب درست ہے یا نہیں ۔ اس اختیار کی بنیاد جو پوپ پطرس رسول کا جانشین ہونے کی حیثیت سے جملہ کلیسیا پر جتاتا ہے ۔ اِن آیات پر رکھی گئی ہے ۔ متی 16/18 ، متی 16/19 و لوقا 22/31 و 32 یوحنا 21/15 تا 17 آؤ ہم اِن مقامات کو غور سے دیکھیں۔

(1) متی 16 باب 18 آئت ۔ "تو پطرس ہے ۔ اور میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ ہونگے"۔

آج کل کے رومن کیتھولک سب اس بات پر متفق ہیں ۔ کہ وہ چٹان جس پر مسیح اپنی کلیسیا بناتا ہے ۔ مقدس پطرس ہے ۔لیکن رومی فادر لانائے (LAUNOY) بتاتا ہے کہ پرانے زمانے کے بزرگ اس آئت کی تشریح کے بارے میں ہرگز ہرگز اتفاق رائے نہیں رکھتے تھے ۔ سترہ بزرگ پطرس کو چٹان سمجھتے ہیں۔ چوالیس بزرگ پطرس کے اقرار کو چٹان مانتے ہیں ۔ سولہ بزرگ کہتے ہیں ۔ کہ چٹان سے مراد مسیح ہے اور چھ بزرگ دعوے کرتے ہیں ۔ کہ کلیسیا کی عمارت جملہ رسولوں پر مبنی ہے۔ آگسٹین (AUGUSTINE) اور جروم (JEROME) کیتھولک کلیسیا کے دو مشہور بزرگ بڑی تاکید کے ساتھ کہتے ہیں ۔ کہ چٹان مسیح ہے نہ کہ پطرس ۔ ہلیری (HILARY) لکھتا ہے کہ "کلیسیا کی بنیاد رسولوں اور نبیوں پر رکھنی چاہیئے ۔ یعنی ان کی تعلیم پر ۔ اور چونکہ کلیسیا خدا کی تعمیر کردہ ہے ۔ یا یوں کہیئے کہ اُس کی تعلیم سے تعمیر ہوئی ہے ۔ تو یہ کبھی نہیں گریگی"۔ اور یہ بات پولوس رسول کے قول سے اتفاق کرتی ہے ۔ جب وہ افسیوں کے دوسرے باب کی 20 آیت میں لکھتا ہے ۔ کہ "تم رسولوں اور نبیوں کی

نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسیح یسوع ہے۔ تعمیر کئے گئے ہو۔" پھر پہلا کرنتھیوں تیسرا باب گیارھویں آیت میں پولوس رسول بیان کرتا ہے "کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا۔" کیتھولک کلیسیا کے پچاسی کے اختلاف رائے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس بات پر اتفاق رائے نہیں تھا۔ کہ مقدس پطرس ہی وہ چٹان تھی۔ جس پر مسیح نے کلیسیا کو تعمیر کرنے کا وعدہ کیا۔

ترتولین (TERTULLIAN) پہلا مصنّف ہے۔ جس نے اِن الفاظ یعنی "اِس چٹان" پر کی تشریح یہ کی۔ کہ اس سے مراد پطرس ہے۔ لیکن وہ تاکید سے کہتا ہے کہ جو خاص حقوق پطرس کو دئے گئے وہ محض شخصی تھے۔ اور یہ بات کلیسیا کی ابتدائی تواریخ میں پوری ہوئی۔ جب تین ہزار اشخاص پطرس کے پہلے وعظ کے سبب کلیسیا میں شامل ہوئے اور جب اُس نے غیر قوموں کو مسیحی شراکت میں شامل کیا۔

مکاشفہ $\frac{21}{14}$ میں کلیسیا کی جو تصویر کھینچی گئی ہے۔ اُس میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ "اُس شہر کی شہر پناہ کی بارہ بنیادیں تھیں اور اُن پر برّے کے بارہ رسولوں کے بارہ نام لکھے تھے۔" پس وہ چٹان جس پر خدا کی کلیسیا تعمیر ہوئی تھی۔ اکیلا پطرس ہی نہ تھا۔ دُوسرے رسول بھی بنیاد کے پتھر تھے۔ افسیوں کے مطابق انبیا بھی بنیادی پتھر ہیں۔ اور اُن میں سے سب سے افضل یسوع مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ جو کونے کے سرے کا پتھر ہے۔

(۲) دوسرا مقام جس کی بنا پر رومن کیتھولک پطرس اور اُس کے جانشینوں یعنی پوپوں کے اختیارات کا دعوےٰ کرتے ہیں متی $\frac{16}{19}$ آیت ہے۔ "میں آسمان کی بادشاہت

کی کنجیاں تجھے دونگا - اور جو کچھ تو زمین پر باندھیگا - وہ آسمان پر بندھیگا - اور جو کچھ تو زمین پر کھولیگا - وہ آسمان پر کھلیگا"۔ بلاشبہ اِس موقعہ پر یہ بات اکیلے پطرس ہی کو کہی گئی - لیکن دوسرے رسولوں کا نمائندہ ہونے کی حیثیت میں - اور بہت تھوڑی مدت کے بعد یہ بات تمام رسولوں کو کہی گئی - دیکھو متی $\frac{18}{18}$ مقدس ایمبروس (AMBROSE) شہادت دیتا ہے - کہ یہ بات پطرس کو کلیسیا کے تمام رسولوں کا نمائندہ ہونے کی حیثیت میں کہی گئی - وہ لکھتا ہے کہ "جو پطرس کو کہا گیا وہ سب رسولوں کو کہا گیا"۔ اور اس کی تصدیق سپرین (CYPRIAN) آریجن (ORIGEN) جیروم (JEROME) اور بیسل (BASIL) کرتے ہیں - سپرین صاف صاف الفاظ میں بیان کرتا ہے - کہ باقی رسول بھی پطرس کی طرح تھے - اور عزت اور اختیار میں برابر ہی حصہ رکھتے تھے - ابتدائی کلیسیا میں کوئی بھی مشہور بزرگ نہیں جو یہ تسلیم کرتا ہو - کہ کنجیوں کا اختیار صرف پطرس اور اُس کے جانشینوں کو دیا گیا - وہ تو کلیسیا اور رسولوں کا نمائندہ سمجھا گیا - آگسٹین اعظم اپنی تصنیفات میں اس بات کے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے - کہ صرف کلیسیا ہی کو کنجیوں کا اختیار ملا - کسی ایک رسول کو نہیں - مکاشفہ $\frac{1}{18}$ میں پڑھتے ہیں - کہ بادشاہت کی کنجیاں خود مسیح کے ہاتھ میں ہیں نہ کہ مقدس پطرس کے تحت میں - مکاشفہ کی کتاب کا یہ مقام مقدس پطرس کے شہر روم میں شہادت پانے کے مدت بعد لکھا گیا - اور ہم خدا کی حمد کرتے ہیں - یہ معلوم کر کے کہ کنجیاں ایک واحد رسول کے ہاتھ میں نہیں - بلکہ کلیسیا کے بزرگ سر یعنی یسوع مسیح کے ہاتھ میں -

لیکن متی $\frac{16}{19}$ آیت میں کنجیوں کے اختیار اور باندھنے اور کھولنے کے اصلی

معنے کیا ہیں۔ یہ بات یہودیوں سے کہی گئی جنہیں اس کا مطلب سمجھنے میں ہرگز دقت نہ آسکتی تھی۔ جب کوئی یہودی فقیہ اپنے اُستادی کے عہدے پر تعینات کیا جاتا تھا۔ تو اُسے نشان کے طور پر ایک کُنجی دی جاتی تھی۔ جس کی بدولت وہ الہٰی الہام کے خزانے کو کھولتا تھا۔ پطرس نے نئی شریعت کا فقیہ اور اُستاد بننا تھا اور اُسے یہودی زبان کے استعارے کے موافق خدا کی بادشاہت اور اُس کے قوانین کی سچائیوں کو سکھانے کا اختیار دیا گیا۔ اختیار اُسے چیزوں پر دیا گیا نہ کہ انسانوں کی رُوحوں پر۔ اُسے یہ اعلان کرنا ہے۔ کہ کون سی چیزیں جائز ہیں۔ اور کون سی ناجائز۔ کھولنے اور باندھنے کے محاورے یہودیوں میں عام طور پر مستعمل تھے۔ باندھنے کا مطلب یہ تھا کہ کسی چیز کو ممنوع اور ناجائز قرار دیا جائے۔ کھولنے سے مراد یہ تھی کہ کسی چیز کی اجازت دی جائے اور اُسے جائز قرار دیا جائے۔ یہودیوں کے ربّی یعنی مذہبی اُستاد اِن اختیارات کا دعوٰے کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہا جاتا تھا کہ شمعی (SHAMMAI) کا مدرسہ اِسے باندھتا ہے اور ہلیل (HILLEL) کا مدرسہ اِسے کھولتا ہے۔ ربیوں کا یہ بھی دعوٰے تھا کہ اُن کے فیصلے خدا بھی تسلیم کرتا ہے۔ ربیوں کے یہ اختیارات مسیح نے پطرس کو سونپے اور بعد میں تمام رسولوں کو۔ دیکھو متی $\frac{18}{18}$ پس اس صورت میں پطرس کو خصوصیت سے کوئی ترجیح نہیں دی گئی۔ کھولنے اور باندھنے کا یہ اختیار پطرس نے پنتیکوست کے وقت استعمال کیا۔ اعمال ۲ باب اور بعد میں اعمال $\frac{10}{34-38}$ میں۔

مقدس پولوس نے بھی اِس اختیار کا استعمال کیا۔ جب اُس نے کہا۔ گوشت کھانے کے بارے میں مسیحی شریعت نے یہودی شریعت کو منسوخ کر دیا۔ دیکھو گلتیوں $\frac{5}{2\text{،}1}$ اور کلسیوں $\frac{2}{16\text{،}17}$

اِس دنیا کی کلیسیا پر کنجیوں کا اختیار رہ ہے۔
(آسمانی کلیسیا کی چابیاں مسیح کے ہاتھ میں ہیں۔ مکاشفہ $\frac{1}{18}$)

۱- کلیسیا پر حکومت کرنے کا اختیار۔

2- کلیسیا میں ضبط قائم رکھنے کا اختیار۔

3- کلیسیا میں شراکت دینے کا اختیار۔

4- کلیسیا کے شرکا کو روحانی خوراک دینے کا اختیار- یعنی

ا- سیکرامنٹ کا دینا۔

ب - کلام کی منادی کرنا - اور یہ اختیار ہر باقاعدہ مقرر شدہ خادم کو کلیسیا کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ اسے استعمال کرے۔ روم کے پوپ اِس کے خاص اجارہ دار نہیں۔

۳- پاک کلام کا تیسرا مقام جس پر رومن کیتھولک مقدس پطرس اور اس کے جانشینوں کی فضیلت کی بنا رکھتے ہیں۔ لوقا $\frac{22}{32}$ آیت ہے۔

"میں نے تیرے لئے دعا مانگی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے اور جب تو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا۔" لیکن یقیناً یہ آیت ہمیں پطرس رسول کی کمزوری اور اُس کے عدم استحکام کی یاد دلاتی ہے اور اُس کی فضیلت اور غلطی سے بریت (INFALLIBILITY) کے خلاف بڑی زبردست دلیل ہے۔ جب ہمارے خداوند کو معلوم تھا۔ کہ یہ شخص اپنی قسموں پر قائم نہیں رہیگا۔ مجھے چھوڑ دیگا۔ اور لعنت کر کے میرا انکار کریگا اور کہیگا کہ میں اُس کے شاگردوں میں سے نہیں ہوں۔ کیا یہ اغلب ہے کہ جب وہ اُس کی دغابازی اور کمزوری کو جانتا تھا۔ تو اُسے یک لخت اپنی کلیسیا کا سردار اور زمین پر اپنا نائب مقرر کرتا۔

اور باقی تمام رسولوں پر اُسے اختیار اور ترجیح دیتا؟ مسیح کی دعا بھی اُسے ایک زبردست افتادگی سے بچا نہ سکی۔

اِس موقعہ کی دعا آنے والے تمام ایام کے لئے نہیں ہے۔ اور نہ پطرس کے جانشینوں کے لئے بلکہ ایک خاص موقعہ کے لئے۔ یعنی مسیح کے ساتھ بے وفائی اور رسول کا اُسے چھوڑ دینا۔ اس آئت میں روم کے بشپوں کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ ابتدائی زمانہ کے کسی بزرگ نے یہ نہیں کہا۔ کہ یہ آئت روم کے بشپوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اُنہوں نے اس کا یہی مطلب سمجھا۔ کہ یہ پطرس کے ساتھ شخصی وعدہ تھا جسے شیطان بڑی سختی سے آزمانے والا تھا۔ لوقا $\frac{22}{32}$ میں صرف پطرس سے نصیحت کی گئی ہے۔ کہ جب وہ اپنے گناہ سے توبہ کرلے اور بحال کیا جائے۔ تو وہ اپنے بھائیوں کے ایمان کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے۔ اِس قسم کی کئی نصیحتیں پاک کلام میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً رومیوں $\frac{15}{1}$ و گلتیوں $\frac{6}{1}$ ۔ لیکن اِن نصائح پر عمل کرنے والوں کو کلیسیا پر کسی قسم کی فضیلت نہیں دی جاتی۔

اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنے کا کام یقیناً پطرس اور اُس کے جانشینوں یعنی روم کے بشپوں ہی کے لئے محدود نہ تھا۔ پولوس۔ تمطاؤس۔ یہوداہ اور سیلاس کے بارے میں بھی بھائیوں کو مضبوط کرنے کے الفاظ آئے ہیں۔ اعمال $\frac{14}{22}$ و $\frac{15}{41 \text{ و } 32}$ و $\frac{18}{23}$ اور یقیناً پولوس روم میں گیا۔ جو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پطرس کے کام اور ذمہ واری کا خاص مقام ہے اور پولوس اس مطلب کے لئے گیا۔ کہ روم کے مسیحیوں کو ایمان میں مضبوط اور قائم کرلے۔ رومیوں $\frac{1}{11}$ ۔ اب ہم پاک کلام کے چوتھے مقام پر غور کریں گے۔ جس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ پطرس اور اُس کے جانشینوں کی کلیسیائی فضیلت پر

دلیل ہے۔

۴ - یوحنا ۲۱/۱۵-۱۷ "میرے برّے چرا۔ میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر میری بھیڑیں چرا" لیکن یقیناً خداوند کا تین دفعہ سوال کرنا۔ کہ کیا تو مجھے عزیز رکھتا۔ اور تین دفعہ ہدائت کرنا۔ کہ میری بھیڑیں چرا۔ ہمیں پطرس کے خداوند کا انکار کرنے کی یاد دلاتا ہے۔ اُس نے اپنے خداوند کا تین بار انکار کیا۔ اب اُسے تین مرتبہ اپنی اطاعت کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ اور پھر تین بار ہدایات کرنے کے بعد اُسے سابقہ رسولی عہدہ پر بحال کیا گیا ہے۔ جیسے مقدس آگستین (AUGUSTINE) کہتا ہے کہ تین دفعہ اقرار اُس کے تین بار انکار کرنے کا فدیہ ہے۔ سکندریا کا بشپ سِرل (CYRIL) "میرے برّے چرا میری بھیڑیں چرا" کی یوں تشریح کرتا ہے۔ کہ پطرس دُوسرے رسولوں کی طرح رسالت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ لیکن چونکہ اُس نے خداوند کا تین بار انکار کیا تھا۔ اس لئے خداوند تین بار انکار کرنے کے ازالہ میں اُس سے تین بار اقرار کراتا ہے۔ اور پھر ایک اور جگہ وہ کہتا ہے "تین بار اقرار کی بدولت پطرس اُس گناہ کو منسوخ کرتا ہے۔ جو اُس نے تین بار انکار کر کے کیا۔" یقیناً اس آیت کا صاف مطلب یہی ہے۔

یہاں ہرگز ہرگز پطرس کو کلیسیا پر کوئی کسی قسم کی فضیلت یا رتبہ یا اختیار نہیں بخشا گیا۔ اُس کو محض وہی کام دیا گیا ہے جو تقرری کے وقت کلیسیا کے ہر ایک خادم کو دیا جاتا ہے کہ برّے چرا اور گلّے کی بھیڑوں کی نگہبانی کر۔ اُن پر حکومت نہ کر بلکہ اچھے اور وفادار گڈریے کی طرح ان کی گلہ بانی کر۔ مسیح کی بھیڑوں کو چرانا اور اُن کی گلہ بانی کرنا انجیل کے ہر تقرر شدہ خادم کا کام ہے۔ پولوس نے افسس کے بزرگوں کے ہاتھ میں یہ کام سونپا۔ اعمال ۲۰/۲۸ اور پطرس نے خود اپنے ہم خدمت ایلڈروں سے درخواست

کی کہ خدا کے اس گلے کی گلہ بانی کرو۔ جو تم میں ہے۔ ۱ پطرس 5/2 ۔ اِن الفاظ کا یہ مطلب سمجھیں کہ آیا پطرس اِن سب اشخاص کو اپنے جانشین یعنی روم کے بشپ مقرر کر رہا تھا؟

اگر یہ کوئی خاص رتبہ تھا جو مسیح پطرس کو دے رہا تھا تو پھر پطرس اتنا دلگیر کیوں ہُوا؟

پس ہم کو کلام کے اِن چار مقامات میں کہیں نہیں ملتا کہ پطرس کو کوئی خاص اختیار۔ عہدہ یا فضیلت دی گئی۔ جس کی بدولت وہ دوسرے رسولوں سے برتر ٹھہرے اور کلیسیا کا سر بنے۔

مسیح نے رسولوں میں بڑے ہونے اور اختیار رکھنے کے سوال کا خود فیصلہ کیا۔ جب اُس نے دو موقعوں پر صاف صاف یہ بیان کیا کہ میرے شاگردوں میں بڑائی یا چھوٹائی یا عہدہ داری کا سوال اُٹھانے کی اجازت نہیں۔ مرقس 10/42 تا 45 اور پھر مرقس 9/33 تا 35 آئت ۔ اور اگر متی 16/17 تا 19 آئت کے مقام کے مطابق مسیح نے پطرس کو رسولوں کا سردار مقرر کر دیا تھا۔ تو رسولوں نے آخری عشاء کے وقت کیوں جھگڑا کرنا شروع کر دیا۔ کہ ہم میں بڑا کون ہے۔ لوقا 22/24۔ یقیناً اگر مسیح نے درحقیقت پطرس کو سردار مقرر کر دیا ہوتا۔ تو معاملے کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاتا۔ لیکن نہیں رسول ابھی تک اس بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ اور مسیح کو پھر اُنہیں بتانا پڑا ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ میرے رسولوں کے درمیان چھوٹائی بڑائی یا عہدے اور رتبے کا فرق نہیں ہو سکتا۔ جب یعقوب اور یوحنا نے منت کی۔ کہ ہمارے لئے یہ کر کہ تیرے جلال میں ہم

میں سے ایک تیری دہنی اور ایک تیری بائیں طرف بیٹھے۔ اُس وقت اُن کو اور رسولوں کو یہ خیال نہ تھا۔ کہ یہ عزت پطرس کو دی جا چکی ہے اور ہمارے خداوند نے صاف صاف بیان کیا۔ کہ یہ میرا کام نہیں۔ بلکہ صرف میرے باپ کا اختیار ہے۔

جب رسولوں کو روح القدس کی برکت کی بدولت اور روشنی مل گئی۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے پطرس کی سرداری یا فضیلت کا کہیں ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اُنہوں نے اِس خیال کی بنا پر کہ پطرس سردار ہے اور برتری رکھتا ہے کوئی کام کیا۔ جب کلیسیا میں جھگڑا اُٹھا۔ پولوس رسول یروشلم گیا۔ تاکہ رسولوں اور بزرگوں سے مشورہ کرے۔ نہ صرف پطرس سے۔ ہمارے خداوند کے صعود کے بعد بے شک پطرس رسولوں میں ایک رہنما تھا۔ لیکن نہ ہی تواریخ میں اور نہ ہی کلام میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے۔ جو یہ ثابت کرے۔ کہ پطرس نے کسی موقعہ پر دوسرے رسولوں پر جتایا ہو۔ برعکس اس کے ہم پڑھتے ہیں کہ جب سات ڈیکنوں کا تقرر ہوا۔ تو صرف پطرس ہی نے تنہا رسولوں کا سردار ہونے کی حیثیت سے نہیں کیا بلکہ تمام رسولوں نے کیا۔ اعمال $\frac{6}{2 \text{ تا } 6}$۔ رسولوں نے بہ حیثیت ایک جماعت کے یوحنا اور پطرس کو سامریہ میں بھیجا تاکہ نومریدوں کو مضبوط کریں۔ اگر پطرس سردار ہوتا۔ تو وہ بھیجنے والا ہوتا۔ لیکن کلام میں یہ لکھا ہے کہ دوسرے رسولوں نے اُسے بھیجا۔ اعمال $\frac{8}{14}$۔ مقدس یعقوب نے بہ حیثیت یروشلم کا بشپ ہونے کے کونسل کی صدارت کی۔ اور مقدس پطرس نے نہیں کی

بلکہ مقدس یعقوب نے مقدمہ کے فیصلے کا اعلان کیا۔ پطرس صرف بولنے والوں میں سے ایک تھا۔ پولوس اور برنباس خاص بولنے والے تھے۔ اعمال $\frac{15}{13 \text{ تا } 21}$ جب پطرس قید خانے سے نکلا۔ تو اُس نے یہ خبر مقدس یعقوب کو جو کلیسیا کا سردار تھا۔ بھیجی اعمال $\frac{12}{18}$۔ جب پولوس یروشلم کی کلیسیا میں آیا۔ تو وہ وہاں دیکھتا ہے "یعقوب اور کائفا اور یوحنا جو کلیسیا کے رکن سمجھے جاتے تھے"۔ گلتیوں $\frac{2}{9}$۔ ترتیب پر غور کیجئے۔ دقعت کے لحاظ سے اوّل مقدس یعقوب ہے۔ نہ کہ پطرس۔

جب یروشلم کی کلب نے نامختونوں کے ساتھ کھانے کے سبب پطرس کو ملامت کی۔ اعمال $\frac{11}{2-3}$ تو اُس نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو حق بجانب نہ ٹھہرایا۔ کہ مجھے مسیح سے یہ اختیار ملا ہے۔ کہ فیصلہ دے کہ ایسے معاملات میں کلیسیا کو کیا کرنا چاہئے۔ بلکہ اُس نے وہ رویا بیان کی جو اس کی اس کام کرنے میں رہنما ہوئی۔ مندرج ہے کہ رسولوں میں سے صرف اُسی نے کلیسیائی احکام عمل اور قوانین کے بارے میں غلطی کی۔ اور پولوس رسول نے کھلم کھلا انطاکیہ کی سب کلیسیا کے سامنے جس کا وہ بشپ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ملامت کی۔ گلتیوں $\frac{2}{11-14}$۔

رومن کیتھولک یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ پطرس کو سب کلیسیاؤں پر اختیار تھا۔ لیکن گلتیوں $\frac{2}{8-9}$ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ اختیار۔ اور نگہبانی صرف ان ہی کلیسیاؤں تک محدود تھی۔ جو یہودیوں سے بنی تھیں۔ لیکن غیر قوم کلیسیائیں ایک خاص انتظام کی بدولت جو رسولوں کے ذریعہ ہوا پولوس رسول کی نگرانی

میں رکھی گئیں۔ ۲ کرنتھیوں $\frac{11}{26}$

پولوس رسول کی خدمت اور اُس کا رسوخ پطرس سے کہیں زیادہ تھا اُس نے دعوےٰ کیا کہ وہ کسی بات میں اُن افضل رسولوں سے کم نہیں۔ ۲ کرنتھیوں $\frac{11}{5}$ اور ۲ کرنتھیوں $\frac{12}{11}$ اور کہ اُسے سب کلیساؤں کا فکر ہے۔ اُس نے یہ کہہ کر اپنے اختیار کو تاکید سے جتایا۔ کہ جیسا میں سب کلیساؤں کو حکم دیتا ہوں ا کرنتھیوں $\frac{7}{17}$ ا کرنتھیوں $\frac{16}{1}$ ۔

پطرس رسول اپنے وعظ یا خطوط میں ہرگز ہرگز اپنی فضیلت یا اختیار کی طرف اشارہ نہیں کرتا جو اُسے مسیح سے ملا۔ وہ اپنے خطوط میں رسولوں کو اپنا ہمسر کہتا ہے۔ نہ کہ اپنے سے چھوٹا۔ ۲ پطرس $\frac{3}{2}$ اور کلیسیا کے بزرگوں کو اپنے ہم خدمت بزرگ جان کر نصیحت کرتا ہے۔ ا پطرس $\frac{5}{1}$ حاصل کلام مسیح نے اپنی کلیسیا پر جسے اپنا برترین قائم مقام مقرر کیا۔ وہ محض انسان نہ تھا۔ نہ ہی پطرس رسول بلکہ روح القدس۔ یوحنا $\frac{14}{16.17.26}$ یوحنا $\frac{15}{26}$ ۔ یوحنا $\frac{17}{7.13.15}$ ۔

پطرس رسول کی کلیسیا میں فضیلت کا فیصلہ اور بنا بریں روم کے پوپوں کی فضیلت کا فیصلہ جن کے لئے یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ ان کو پطرس رسول کے سب اختیارات وراثت میں ملے۔ مسیح کے اُس بیان سے جو لوقا $\frac{22}{26}$ میں مرقوم ہے صاف ہو جاتا ہے۔ رسول ابھی تک آپس میں جھگڑا کرتے تھے۔ کہ ہم میں سے کون بڑا ہے ۔ اگر مسیح نے حقیقت میں پطرس کو رسولوں کا سردار اور کلیسیا کا سر مقرر کر دیا تھا۔ جیسا کہ رومن کیتھولک

متی $\frac{16}{18}$ کی بنا پر کہتے ہیں۔ تو اُس نے کیوں فوراً جھگڑے کا فیصلہ یہ کہہ کر نہ کر دیا کہ "میں نے پطرس کو اِس عہدے پر مقرر کر دیا ہے"۔ لیکن اُس نے کوئی ایسی بات نہ کہی۔ بلکہ برعکس اُس کے یہ کہا "غیر قوموں کے بادشاہ ان پر حکومت چلاتے ہیں اور اُن پر اختیار رکھتے ہیں۔ خداوند نعمت کہلاتے ہیں۔ مگر تم ایسا نہ ہونا۔ بلکہ جو تم میں بڑا ہے وہ چھوٹے کی مانند اور جو سردار ہے وہ خدمت کرنے والے کی مانند بنے"۔ لوقا $\frac{22}{25 \cdot 26}$۔

مسیح نے ان کو یہ بھی جتایا کہ "تمہارا اُستاد ایک ہی ہے۔ اور تم سب بھائی ہو"۔ متی $\frac{23}{8}$ اور پھر اُس نے اُن سے بارہ تختوں کا ذکر کیا۔ نہ کہ ایک ہی تخت کا اور یوں اُنہیں ہمسری دی متی $\frac{19}{28}$

پاک کلام کی گواہی بالکل صاف ہے۔ کہ رسولی کلیسیا میں پطرس کو کسی قسم کی فضیلت یا برتری حاصل نہ تھی۔ دوسرے رسولوں پر اختیار برتنا تو در کنار۔

اس لئے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ کلیسیا میں کوئی ایسا اختیار یا افضل عہدہ نہ تھا جو روم کے بشپ ورثہ میں لیتے۔ وہ محض روم کی کلیسیا کے بشپ ہیں اور اُنہیں کوئی اختیار یا حق نہیں کہ دیگر کا تھلک کلیسیا کے بشپوں پر حکم چلائیں۔

نوٹ :- اس مضمون کے متعلق مفصّل بیان کے لئے کتاب نام ''رومن کیتھلک کلیسیا کی تعلیم۔ کیا وہ سچی ہے '' کا دوسرا و تیسرا باب پڑھیں یہ کتاب مینجر صاحب پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے +

ریورنڈ کینن ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس بی۔ اے پبلشر نے
مشعل پرنٹنگ پریس کھرڑ ضلع انبالہ میں
بہ اہتمام
پادری ڈبلیو۔ ایم رائبرن صاحب ایم۔ اے پرنٹر چھپوا کر
گوجرہ ضلع لائل پور سے شائع کیا۔